مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی

کوئی ملک ہرگز غلام نہیں بنایا
جاسکتا جب تک کہ خود اس ملک کے باشندے
حملہ آور کی معاونت نہ کریں۔ لقمان کا قول ہے کہ
لوہے کا کلہاڑا لکڑی کے جنگل سے ایک چھلکا تک
نہیں اتار سکتا جبتک اسکے ساتھ خود لکڑی کا دستہ
شامل نہ ہو

جلد ۳
۲۴ تا ۱۰ ربیع الاوّل ۱۴۰۵ھ مطابق ۳۰ نومبر تا ۶ دسمبر ۱۹۸۵ء
شمارہ ۲۴

خصائل نبویؐ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا ذکر

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری مہاجر مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ۔

۶ حدثنا ابو کریب محمد بن العلاء حدثنا وکیع عن شعبة عن ابی جمرة عن ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل ثلٰثة عشرة رکعة۔

ترجمہ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تہجد (مع وتر کبھی) تیرہ ۱۳ رکعت پڑھا کرتے تھے۔

فائدہ۔ یعنی ۱۰ رکعت تہجد اور تین رکعت وتر بعض علماء نے ان میں صبح کی دو سنتیں شمار کی ہیں۔ اس صورت میں آٹھ رکعت تہجد کی ہوئیں۔

۷ حدثنا قتیبة بن سعید حدثنا ابو عوانة عن قتادة عن زرارة بن اوفی عن سعد بن ہشام عن ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا لم یصل باللیل منعه من ذلک النوم او غلبته عیناه صلی من النہار ثنتی عشرة رکعة۔

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی کسی عارض کی وجہ سے رات کو تہجد نہیں پڑھ سکتے تھے تو دن میں (چاشت کے وقت) بارہ رکعتیں پڑھ لیا کرتے تھے۔

فائدہ۔ اگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر تہجد فرض تھی تو قضا ظاہر ہے اور اگر فرض نہیں تھی تب بیان افضلیت کے لیے قضا فرماتے تھے۔ مسلم شریف میں حضرت عمرؓ کی روایت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی وارد ہے کہ جو شخص اپنا ورد اور معمول رات کو پورا نہ کر سکے اس کو چاہیے کہ صبح کے بعد سے دوپہر تک کسی وقت پورا کر لے۔ یہ ایسا ہی ہے گویا رات ہی کو پورا کر لیا۔ اس سے مشائخ سلوک کا یہ معمول ماخذ ہے کہ ذکر وغیرہ اگر رات کو پورا نہ ہو سکے تو صبح کے وقت اس کو پورا کر لے۔ وقت گزر جانے کی وجہ سے بالکل نہ ترک کرے کہ پھر نفس اس کا عادی ہو جاتا ہے۔

۸ حدثنا محمد بن العلاء حدثنا ابو اسامة عن ہشام یعنی ابن حسان عن محمد بن سیرین عن ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قام احدکم من اللیل فلیفتتح صلٰوته برکعتین خفیفتین۔

ترجمہ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ جب رات کو تہجد کے لیے اٹھو تو شروع میں اول دو مختصر رکعتیں پڑھ لو۔

فائدہ۔ تاکہ شروع ہی سے طویل رکعتیں شروع کرنے سے تکان نہ ہو جائے۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ یہ دو رکعتیں تحیۃ الوضو ہوتی تھیں اور تحیۃ الوضو کا مختصر پڑھنا اولیٰ ہے اس لیے ان کو مختصر پڑھنے کا ارشاد ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی مختصر پڑھتے تھے، حافظ ابن حجرؒ نے شرح بخاری میں ایک لطیفہ

باقی صفحہ ۲۳ پر

نزلہ زکام کا حملہ کھانسی کا زور
سردیاں کیا آئیں مصیبت آگئی
موسم سرما صحت و تندرستی کو بہتر بنانے کا موسم ہے۔ اگر نزلہ زکام اور کھانسی ہو جائے تو اس کا الزام موسم کو نہ دیجیے یہ محض ہماری غفلت سے شدت اختیار کر لیتے ہیں۔
گھر کا ہر فرد اگر سردیوں کے آغاز ہی سے مناسب احتیاط برتے اور شعالین کی ایک دو ٹکیاں روزانہ باقاعدگی کے ساتھ استعمال کرے تو نزلہ زکام اور کھانسی سے محفوظ رہا جا سکتا ہے۔
شعالین کے چار قرص تیز گرم پانی میں گھول لیجیے،
جوشاندہ تیار ہے جو نزلہ زکام اور کھانسی کے لیے بدرجہا مفید ہے۔
ایسی ایک خوراک صبح و شب پیجیے۔
شعالین
نزلہ زکام اور کھانسی کی مفید دوا
SUALIN
SUALIN
A HERBAL CURE FOR COUGH COLDS AND BRONCHITIS
ہمدرد
ہم خدمت خلق کرتے ہیں
Adarts SUA-4/84

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ختم نبوت

جلد نمبر ۳

شمارہ نمبر ۲۴

فہرست

۱۔ خصائل نبوی ﷺ
حضرت شیخ الحدیث ۲

۲۔ ابتدائیہ
مولانا محمد یوسف لدھیانوی ۵

۳۔ مرزائیوں سے چند سوالات
مولانا محمد یوسف لدھیانوی ۶

۴۔ مرکز اسلام میں قادیانیوں کی ریشہ دوانیاں
مولانا لال حسین اختر مرحوم ۱۰

۵۔ مرزا قادیانی کا ظہور
مولانا تاج محمد صاحب ۱۴

۶۔ شرعی شادی کا خاکہ
مولانا محمد رضوان قاسمی ۱۷

۷۔ قادیانیت کے خلاف مسلمانوں کی کامیابی
مولانا عبدالکریم صاحب ۱۹

۸۔ کاروان ختم نبوت ۲۱

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب
دامت برکاتہم سجادہ نشین
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

فی پرچہ

دو روپیہ

فون نمبر

۷۱۱۶۷۱

بدل اشتراک

سالانہ ــــ ۷۰ روپے
ششماہی ــــ ۴۰ روپے
سہ ماہی ــــ ۲۰ روپے

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمٰن
مولانا محمد یوسف لدھیانوی
ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر
مولانا بدیع الزمان
مولانا منظور احمد الحسینی

شعبۂ کتابت

محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۱۰ روپے
کویت، اومان، شارجہ، دوبئی، اردن اور شام	۲۳۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۲۷۰ روپے
افریقہ	۳۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپے

ناشر

عبدالرحمٰن یعقوب باوا
طابع: کلیم الحسن نقوی انجمن پریس کراچی
مقام اشاعت: ۲۰/A ساشرہ مینشن
ایم۔ اے جناح روڈ۔ کراچی۔

ابتدائیہ

قادیانی فریب

قادیانیت کا کل سرمایہ غلط بیانی اور فریب دہی ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت کے قول و فعل کا جس پہلو سے بھی جائزہ لیا جائے اس میں دجل وتلبیس دھوکہ اور فریب کے سوا کچھ نہیں ملے گا۔ راست گوئی و بیانی ان کے مذہبی لغت سے خارج ہے، وہ کذب بیانی و افترا پردازی میں گوئبلز کے استاذ مانے جاتے ہیں، ان کے تازہ ترین غلط بہتان کی ایک عجیب و غریب مثال ملاحظہ فرمایئے۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "المصالح العقلیہ" ۱۳۳۵ھ میں لکھی گئی۔ اور اس وقت سے آج تک اس کے نامعلوم کتنے اڈیشن نکل چکے ہیں، لیکن ستر سال بعد قادیانیوں نے انکشاف کیا کہ اس میں پانچ جگہ مرزا غلام احمد قادیانی کی پانچ کتابوں سے عبارتیں لفظ لفظ نقل کی گئی ہیں یہ انکشاف پہلے محمد شاہد قادیانی کے نام سے ۵، اور ۷، مئی ۱۹۸۴ء کے "الفضل ربوہ" میں کیا گیا، اس کے بعد قادیانی ہفت روزہ "لاہور" نے اسے شائع کیا۔ اور پھر کسی عبداللہ امین زئی نامی شخص کے نام سے ایک کتابچہ "کمالات اشرفیہ" کے نام سے شائع کیا گیا۔ جس میں بڑی تحدی سے یہ دعویٰ کیا گیا کہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں سے "کسب فیض" کیا ہے۔

حالانکہ قادیانیوں میں اگر عقل و انصاف کی ذرا بھی رمق ہوتی تو حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب کا مقدمہ اصل حقیقت کے اظہار کے لیے کافی تھا۔ چنانچہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"..... اس وقت بھی ایک ایسی کتاب، جس کو کسی صاحب قلم نے لکھا ہے۔ مگر علم و عمل کی کمی کے سبب تمام تر رطب ویابس و غث وسمین سے پُر ہے، ایک دوست کی بھیجی ہوئی میرے پاس دیکھنے کی غرض رکھی ہوئی ہے۔ .... احقر نے ثابت بے تعصبی سے اس (کتاب المصالح العقلیہ" میں بہت سے مضامین کتاب مذکورہ بالا سے بھی، جو کہ موصوف بعضت تھے، لے لیے ہیں۔"

اس عبارت کے پیش نظر قادیانیوں کو بھی معلوم تھا۔ کہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے مرزا غلام احمد کی کتابوں سے نہیں بلکہ اس کتاب سے بعض مضامین لیے ہیں۔ جس کا ذکر انہوں نے اپنے مقدمہ میں دیا ہے۔ مگر قادیانی کو اطمینان تھا کہ جو کتاب حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا اصل ماخذ ہے اور جسکا حوالہ انہوں نے اپنے مقدمہ میں دیا ہے۔ اب دنیا سے نایاب ہو چکی ہے، نہ کوئی اس کتاب کو تلاش کر سکتا ہے۔ نہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے

باقی صہ ۱۳ پر

مرزائی امت سے چند سوالات

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی

سوال ۱: مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں کہ

"... وہ دین، دین نہیں اور نہ وہ نبی نبی ہے جس کی متابعت سے انسان خدا تعالیٰ سے اس قدر نزدیک نہیں ہو سکتا کہ مکالمات الٰہیہ سے (جنہیں مرزا صاحب خدائی اصطلاح کے مطابق نبوت کہتے ہیں) مشرف ہو سکے۔ وہ دین لعنتی اور قابل نفرت ہے جو یہ سکھلاتا ہے کہ..... وحی الٰہی آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئی ہے ..... سو ایسا دین بہ نسبت اس کے کہ اس کو رحمانی کہیں شیطانی کہلانے کا زیادہ مستحق ہے۔"

(براہین پنجم ص ۱۳۸، ۱۳۹)

الف: یہ تو مرزا صاحب بھی تسلیم کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل کسی نبی کی اتباع سے آدمی نبی نہیں بنتا تھا۔ (دیکھئے حاشیہ حقیقۃ الوحی ص۹۷) کیا مرزا صاحب کے بقول تمام انبیاء سابقین کا دین رحمانی نہیں بلکہ معاذ اللہ شیطانی اور لعنتی تھا؟

ب: اگر مرزا صاحب کے بقول نبی کے نبی ہونے کے لیے یہ شرط ہے کہ اس کی متابعت سے آدمی نبی بن جائے اور یہ شرط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کسی نبی میں نہیں پائی گئی تو تمام انبیاء سابقین کی نبوت مرزا صاحب کے نزدیک حرف باطل نہ ٹھہری؟ اور مرزا صاحب تمام انبیاء کرام کی نبوت کے منکر نہ ٹھہرے؟

ج: مرزا صاحب کو اقرار ہے کہ اسلام کی تیرہ صدیوں میں کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرکے مرتبہ کو نہیں پہنچا، اس صورت میں کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دین بھی معاذ اللہ شیطانی اور لعنتی ہی رہا۔؟

د: مرزا صاحب کی پیروی کرکے آج تک مرزائیوں میں کوئی نبی ہوا ہے یا نہیں؟ اگر ہوا ہے تو اس کا نام بتایا جائے۔ اور اگر کوئی نہیں ہوا تو کیا مرزا صاحب کا مندرجہ بالا اصول خود انہی کے بارے میں کیوں نہ دہرایا جائے کہ" مرزا کا دین، دین نہیں اور نہ وہ نبی جسکی پیروی سے آج تک کوئی نبی نہیں ہوا، مرزا کا دین لعنتی اور قابل نفرت ہے جو یہ بتاتا ہے کہ وحی الٰہی مرزا تک محدود رہ گئی، آگے نہیں چلی۔ اور مرزا کے دین کو رحمانی کے بجائے شیطانی کہنا زیادہ موزوں ہے"؟ فرمائیے کیا مرزا صاحب کا اصول خود انہی کی ذات پر صادق نہیں آتا؟

ہ: مرزا محمود احمد صاحب کے نزدیک نبوت کا مسئلہ مرزا صاحب پر ۱۹۰۱ء میں کھلا تھا۔ تو کیا ۱۹۰۱ء سے پہلے مرزا صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو

بدیہی امر ہے" [له]
(حاشیہ دافع البلاء آخری صفحہ)

منقولہ بالا عبارت میں مرزا صاحب نے ایک تو یہ نکتہ بیان فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے قرآن میں یحییٰ علیہ السلام کو تو حصور فرمایا، مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ نام نہیں رکھا کیونکہ یحییٰ علیہ السلام شراب نہیں پیتے تھے، حضرت یحییٰ علیہ السلام فاحشہ اور نامحرم عورتوں سے اختلاط نہیں کرتے تھے اور عیسیٰ علیہ السلام کرتے تھے۔ اور دوسرا نکتہ یہ بیان فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام نے یحییٰ علیہ السلام کا مرید بن کر ان کے ہاتھ پر گناہوں سے توبہ کی تھی۔ مگر یحییٰ علیہ السلام کے بارے میں اس کا کوئی ثبوت نہیں لہٰذا یحییٰ علیہ السلام تو بداہتہً معصوم ہیں، مگر عیسیٰ علیہ السلام معصوم نہ ہوئے۔ مرزا صاحب کے ان دونوں نکتوں کی روشنی میں چند امور دریافت طلب ہیں۔

الف: جو شرابی ہو، کنجریوں سے اختلاط رکھتا ہو، حرام کی کمائی استعمال کرتا ہو، اور نامحرم عورتوں سے خدمت لیتا ہو کیا وہ نبی ہوسکتا ہے۔؟

ب: کیا کسی نبی میں مندرجہ بالا صفات یعنی شراب پینا اور رنڈی بازی کرنا، جو مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے منسوب کی ہیں؟ پائی جاسکتی ہیں۔؟ کیا مرزائی عقیدے میں انبیاء کرام کا ان فواحش سے پاک ہونا ضروری نہیں؟

ج: نبوت اور حصور ہونا ان دونوں میں سے کون سا زیادہ بلند ہے؟

د: مرزا صاحب کے نزدیک "حضرت عیسیٰؑ کا نام قرآن نے "حصور" نہیں رکھا۔ کیونکہ "ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے" گویا اللہ تعالیٰ بھی حضرت عیسیٰؑ کے "ایسے قصوں" کو صحیح جانتا تھا۔ پھر اس نے حضرت عیسیٰ کو نبوت کیوں عطا فرمادی؟

ہ: حضرت عیسیٰؑ کے وہ کون سے گناہ تھے جن سے انہوں نے مرزا صاحب کے بقول حضرت یحییٰؑ کے ہاتھ پر توبہ کی تھی؟

و: کیا توبہ کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام بقول مرزا صاحب کے "گناہوں" سے باز آگئے تھے یا نبوت کے بعد بھی ان پر قائم رہے؟

ز: اگر بالفرض مرزا صاحب کے بارے میں دلائل سے یہ بات ثابت ہوجائے کہ وہ شراب پیتے تھے، ٹانک وائن کا شغل فرماتے تھے، کنجریوں کی حرام کمائی کو استعمال کرنے میں مضائقہ نہیں سمجھتے تھے، اور نامحرم عورتوں سے خدمت بھی لیا کرتے تھے، تب بھی آپ لوگ انہیں مجدد، مسیح، مہدی، نبی اور رسول کہیں گے یہ نہیں تو کم از کم انہیں ایک متقی اور شریف انسان ہی تسلیم کریں گے؟ اگر جواب نفی میں ہو تو کیا ان الزامات کی موجودگی میں عیسیٰ علیہ السلام کو ایک شریف آدمی تسلیم کرنا ممکن ہے؟ اور کیا یہی مسیح ہے جس کی مماثلت پر مرزا صاحب کو ناز ہے۔؟

ح: مرزا صاحب نے کئی جگہ لکھا ہے کہ انہیں مسیح علیہ السلام سے شدید مشابہت اور مماثلت ہے، گویا دونوں ایک ہی درخت کے پھل ہیں یا ایک معدن کے دو جوہر ہیں۔ سوال یہ ہے کہ یہ اخلاق عالیہ، جو حضرت مسیح کی جانب مرزا صاحب نے منسوب کئے ہیں، خود مرزا صاحب میں بھی پائے جاتے تھے یا نہیں؟ اگر مرزا صاحب ان "اوصاف حمیدہ" سے محروم تھے۔ تو مسیح سے ان کی مکمل مشابہت کیسے ہوئی۔؟

ط: قرآن کریم نے تو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک یحییٰ علیہ السلام کے سوا کسی کا نام

[له] دافع البلاء کا جو نیا ایڈیشن ربوہ سے شائع ہوا ہے۔ اس میں یہ عبارت "تنبیہ" کے عنوان سے رسالہ کے شروع میں صفحہ ۴ پر ہے۔

نعوذ شیطانی اور لعنتی ہی سمجھتے تھے۔؟

د: جو دین ۱۹۰۱ء تک مرزا صاحب کے قول کے مطابق رحمانی نہیں بلکہ شیطانی اور لعنتی تھا۔ اس کی پیروی کرکے مرزا صاحب رحمانی نبی بنے؟ یا شیطانی اور لعنتی؟ خوب سوچ سمجھ کر جواب دیجئے۔

سوال ۲: مرزا غلام احمد لکھتے ہیں:

"یہ نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اپنے دعویٰ کے انکار کرنے والوں کو کافر کہنا یہ صرف ان نبیوں کی شان ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے شریعت اور احکام جدیدہ لاتے ہیں۔ لیکن صاحب شریعت کے ماسوا جو ملہم اور محدث ہیں گو وہ کیسی ہی جنابِ الٰہی میں اعلیٰ شان رکھتے ہوں۔ اور خلعت مکالمہ سے سرفراز ہوں، ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں بن جاتا۔"

(تریاق القلوب صـ۱۳۰)

مرزا صاحب نے اس عبارت میں مقبولانِ الٰہی دو قسم کے ہیں۔ ایک وہ نبی جو شریعتِ جدیدہ رکھتے ہوں، ان کا منکر کافر ہے، اور دوم غیر صاحب شریعت۔ ان کا منکر کافر نہیں۔ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل امور دریافت طلب ہیں:

الف: حضرت موسیٰ علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک ہزاروں نبی آئے مگر ان میں سے کوئی بھی صاحبِ شریعتِ جدیدہ نبی نہیں گذرا، بلکہ سب شریعت توریت کے پابند تھے، مرزا صاحب کے نکتہ کے مطابق ان میں سے کسی نبی کا انکار کفر نہ ہوا۔ کیا مرزائی امت کا بھی یہی عقیدہ ہے؟

ب: اہل اسلام کے نزدیک تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام صاحب شریعت نبی تھے، لیکن مرزا صاحب کے نزدیک وہ بھی

"موسیٰ کی شریعت کے پیرو تھے اور خود کوئی کامل شریعت نہیں لائے تھے۔"

(حاشیہ دافع البلاء صـ۲۱)

لہٰذا مرزا صاحب کے مندرجہ بالا عقیدے کے مطابق عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا منکر بھی کافر نہ ہوا۔ کیا مرزائیوں کا بھی یہی عقیدہ ہے۔؟

ج: قادیانی کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کے منکر کافر ہیں (دیکھئے حقیقۃ الوحی صـ۱۶۳) تو کیا مرزا صاحب مندرجہ بالا اصول کے مطابق خود مرزا صاحب بھی صاحب شریعتِ جدیدہ نہ ہوتے؟ اگر وہ صاحب شریعتِ جدیدہ نہیں تو ان کا منکر کیوں کافر ہے؟

سوال ۳: مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

"لیکن مسیح کی راستبازی اپنے زمانے میں دوسرے راستبازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی، بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے، کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا، اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آکر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا، یا ہاتھوں سے یا اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا، یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی، اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام "حصور" رکھا، مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا، کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔ اور پھر یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یحییٰ کے ہاتھ پر، جس کو عیسائی یوحنا کہتے ہیں۔ اور جو پیچھے ایلیا بنایا گیا، اپنے گناہوں سے توبہ کی تھی اور ان کے خاص مریدوں میں داخل ہوئے، اور یہ بات حضرت یحییٰ کی فضیلت کو بہداہت ثابت کرتی ہے، کیونکہ بمقابل اس کے یہ ثابت نہیں کیا کہ یحییٰ نے بھی کسی ہاتھ پر توبہ کی تھی، پس اس کا معصوم ہونا

بھی "حصور" نہیں رکھا، کیا مرزا صاحب کے بقول ان تمام انبیاء کرام کے حق میں بھی معاذ اللہ "ایسے قصے" ہی اس نام کے رکھنے سے مانع تھے؟ کیا اس نکتہ سے مرزا صاحب نے تمام انبیاء کو شرابی اور رنڈی باز کی گالی نہیں دے ڈالی؟

سوال ۴: واقع البلاء کی عبارت (مندرجہ سوال ۳) سے ملتا جلتا مضمون مرزا صاحب نے اپنی ایک دوسری کتاب "انجام آتھم" میں باندھا ہے، وہاں لکھا ہے کہ:

"آپ کا (حضرت عیسٰی علیہ السلام کا) خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے، تین دادیاں اور تین نانیاں آپ کی زناکار عورتیں تھیں، جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے، ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر ناپاک ہاتھ لگادے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے، اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے!"

دونوں کتابوں کی عبارتوں کو ملا کر میں نے یہ سمجھا ہے (اور میرا خیال ہے کہ ہر اردو خواں یہی سمجھنے پر مجبور ہوگا) کہ دونوں کتابوں میں مرزا صاحب نے "وہی قصے" ذکر کیے ہیں جو حضرت عیسٰی علیہ السلام کے متعلق "حصور" کا لفظ کہنے سے خدا کو مانع ہوئے۔

البتہ دونوں کتابوں کے مضمون میں تین وجہ سے فرق ہے:

اوّل یہ کہ واقع البلاء میں شراب نوشی اور کنجریوں سے اختلاط دو باتوں کا ذکر ہے۔ اور انجام آتھم میں شراب نوشی کا ذکر نہیں۔ گویا "ایسے قصے" میں سے ایک قصہ یہاں حذف کردیا۔

دوم واقع البلاء میں حضرت عیسٰی کے کنجریوں سے میلان کی وجہ ذکر نہیں کی، انجام آتھم میں اس کی وجہ بھی لفظ "کے ساتھ ذکر کردی، اور وہ ہے جدی مناسبت یعنی آپؑ کی تین دادیوں، نانیوں کا (نعوذ باللہ) زناکار ہونا اور آپؑ کا ان کے ناپاک خون سے وجود پذیر ہونا۔ توبہ استغفر اللہ!

سوم: انجام آتھم میں تصریح کردی کہ یہ اخلاق حمیدہ (جو مرزا صاحب نے حضرت عیسٰی سے منسوب کیے ہیں، اور جن کی بناء پر بقول ان کے خدا تعالیٰ حضرت عیسٰی علیہ السلام کو "حصور" نہیں کہہ سکا) کسی ادنیٰ پرہیزگار انسان کے بھی نہیں ہو سکتے۔

کیا میں نے ان دونوں عبارتوں کے مفہوم اور ان کے باہمی فرق کو غلط سمجھا ہے؟

الف: کیا مرزائی عقیدے میں انبیاء کرام کے نسب پاک نہیں ہوتے؟ اور ان کے اجداد میں تین تین دادیاں، نانیاں نعوذ باللہ زناکار ہوا کرتی ہیں؟

ب: جس شخص کا وجود زناکاروں کے گندے خون سے ظہور پذیر ہوا ہو کیا وہ مرزائی عقیدے میں نبی ہو سکتا ہے؟

ج: حضرت عیسٰی علیہ السلام کا کنجریوں سے میلان مرزا صاحب کے بقول اس لیے تھا کہ "جدی مناسبت درمیان" تھی، ادھر مرزا صاحب کو بھی مسیح ہونے کا دعویٰ ہے، تو کیا انہیں مسیح علیہ السلام کی "جدی مناسبت" میں سے بھی کچھ نہ کچھ حصہ ملا یا نہیں؟ اگر بقول ان کے "مسیح" کی تین دادیاں، نانیاں زناکار تھیں تو "مثیل مسیح" کی تین کو نہ سہی کسی ایک دادی، نانی کو تو مسیح کی دادیوں، نانیوں سے مماثلت کا شرف ضرور حاصل ہوا ہوگا؟

د: مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ یحییٰ کا معصوم ہونا بمقابل مسیح علیہ السلام کے بدیہی امر ہے۔ اس مقابلے کا مطلب کیا ہے؟ کیا مسیح علیہ السلام معصوم نہ تھے؟ کیا ان کی عصمت بدیہی نہیں؟

ہ: جو شخص خدا کے نزدیک شراب پیتا ہو، کنجریوں

باقی صفحہ پر

مرکز اسلام میں قادیانی ریشہ دوانیاں

حرمین شریفین میں ارتداد کا پروگرام

از مولانا لال حسین صاحب اختر رحمۃ اللہ علیہ مجلس مرکزیہ تحفظ ختم نبوت پاکستان

۱۳۸۶ھ چند مرزائی ظفراللہ خان کی قیادت میں حج بیت اللہ کے موقع پر حجاز مقدس پہنچے۔ حج تو محض بہانہ تھا۔ اصل غرض مرکز اسلام میں مرزائی لٹریچر کی اشاعت اور مسلمانان عالم میں ارتداد پھیلانا تھا۔ حجاز مقدس سے آمدہ اطلاع سے معلوم ہوا کہ اس گروہ نے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں لٹریچر تقسیم کیا۔ قادیانیوں کی اس حرکت سے مسلمانان مرکز اسلام اس قدر مشتعل ہوئے کہ مکہ مکرمہ کے مشہور روزنامہ "الندوہ" نے اپنی اشاعت مورخہ ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۸۶ھ مطابق ۱۸ اپریل ۱۹۶۷ء میں "ماھی القادیانیہ" کے زیر عنوان چھ کالمی سرخی جمائی اور کفر مرزا غلام احمد قادیانی، تردید عقائد مرزائیہ پر طویل مقالہ شائع کیا۔ جس میں قادیانی نبوت کا پول کھول کر رکھ دیا۔ اور لکھا کہ قرآن وحدیث اور علماء کرام کے فتویٰ کے پیش نظر مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی امت دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا۔	اے ایمان والو! یقیناً مشرک ناپاک ہیں۔ اپنے اس سال کے بعد وہ مسجد حرام کے پاس نہ آئیں۔!

(پ ۱۰ توبہ)

حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مدعیان نبوت کاذبہ اور ان کے معتقدین بوجہ ارتداد مشرکین سے زیادہ نجس ہیں۔ لہذا انھیں حرمین شریفین میں داخلہ کی اجازت نہیں دی جا سکتی قبل ازیں خود سعودی حکومت نے مرزائیوں کو برداشت نہیں کیا تھا۔ لیکن امسال شاہ فیصل نے ظفراللہ خان اور ان کے ساتھیوں کو حجاز مقدس میں داخلہ کی اجازت دے کر عالم اسلام کے مسلمانوں کے قلوب کو مجروح کیا ہے۔

مدت مدید سے قادیانی حجاز مقدس میں فتنۂ ارتداد پھیلانے کی سازش کر رہے تھے۔ چنانچہ آج سے چھیالیس سال پیشتر ان کے خلیفہ محمود احمد نے اعلان کیا تھا:۔

"بچپن سے میرا خیال ہے جس کا میں نے دوستوں سے بارہا ذکر کیا ہے کہ میرے نزدیک احمدیت کے پھیلنے کے لیے اگر کوئی مضبوط قلعہ ہے مکہ مکرمہ ہے۔ دوسرے درجہ پر پورٹ سعید۔ اگر کوئی شخص وہاں چلا جائے تو ساری دنیا میں احمدیت کو پہنچا سکتا ہے۔ وہاں سے ہر ایک ملک کو جہاز گذرتا ہے۔ ٹریکٹ تقسیم کیے جائیں۔ اس طرح ایسے ایسے علاقوں میں حضرت صاحب (مرزا غلام احمد قادیانی) کا نام پہنچ جائے جہاں ہم مدتوں نہیں پہنچ سکتے۔ مگر مکہ مکرمہ سب سے بڑا مقام ہے وہاں کے لوگ ہمارے بہت کام آ سکتے ہیں۔"

خطبہ جمعہ مرزا محمود احمد خلیفہ قادیانی مندرجہ اخبار "الفضل قادیان" مجریہ ۱۴ر جولائی ۱۹۲۱ء جلد ۹ نمبر ۴)

مکہ مکرمہ میں "مشن"

"مکہ میں (قادیانی) مشن کی تجویز ہے۔ ایک دوست نے وعدہ کیا کہ اگر مکہ میں مکان لیا جائے تو وہ پچیس ہزار روپیہ مکان کے لیے دیں گے۔ پس شیطان کے مقابلہ میں پوری طاقت سے کام لیں اور میری اس نصیحت کو خوب یاد رکھیں۔"

(تقریر خلیفہ قادیان جلسہ سالانہ مندرجہ "الفضل" ۸ جنوری ۱۹۲۰ء)

قادیانی حج کا مقصد

مولانا میر محمد سعید صاحب ساکن حیدرآباد دکن نے (مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان سے) ملاقات کی۔ مولانا کا عزم امسال حج بیت اللہ کا ہے اور اس سفر پر جانے سے پہلے آپ یہاں آئے ہیں...... سفر حج کے ذکر پر مولوی (محمد سعید) صاحب نے کہا کہ "عرب کی سرزمین اب تک احمدیت سے خالی ہے۔ شاید خدا تعالیٰ مجھ سے کرائے" اس پر حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا "میرا مدت سے خیال ہے کہ اگر عرب میں احمدیت پھیل جائے۔ تو تمام اسلامی دنیا میں پھیل جائے گی"...... مولانا نے عرض کیا کہ "عرب میں تبلیغ کا کیا طریقہ ہونا چاہیے" (مرزا محمود احمد نے) فرمایا، ان سے بحث کا طریقہ مضر ہے کیونکہ وہ لوگ حکومت کے زیادہ زیر اثر نہیں۔ جلد اشتعال میں آجاتے ہیں اور جو جی چاہے کر گذرتے ہیں" مولانا نے عرض کیا "میرا خود بھی خیال ہے کہ ان کا استاد بن کر نہیں بلکہ شاگرد بن کر ان کو تبلیغ کی جائے۔" (مرزا محمود احمد نے) فرمایا:۔

"میں نے وہاں تبلیغ شروع کی اور خدا نے اپنے فضل خاص سے میری حفاظت کی اس وقت حکومت ترکی کا وہاں چنداں اثر نہ تھا۔ اب تو شاہ حجاز کے گورنمنٹ انگریزی کے زیر اثر ہونے کے باعث ہندستان سے بدسلوکی نہیں ہوسکتی۔ مگر اس وقت یہ حالت نہ تھی اس وقت تو جس کو چاہتے گرفتار کرسکتے تھے۔ مگر میں نے تبلیغ اور کھلے طور پر کی۔ لیکن جب ہم وہ مکان چھوڑ کر واپس ہوئے تو دوسرے دن اس مکان پر چھاپہ مارا گیا۔ اور مالک مکان کو پکڑ لیا گیا کہ اس قسم کا کوئی شخص یہاں تھا۔

(مرزا محمود احمد قادیانی خلیفہ کی ڈائری مندرجہ اخبار "الفضل قادیان" مورخہ ۷ر مارچ ۱۹۲۱ء)

"حضرت مولانا محمد سعید قادری امیر جماعت ہائے احمدیہ حیدرآباد دکن بعد حصول اجازت حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تبلیغ کا مبارک مقصد لے کر ۳۰ر اپریل ۱۹۲۱ء کو بمبئی سے ہمایوں نامی جہاز میں مدینہ شریف روانہ ہوگئے۔ آپ کا خیال ایک دراز مدت تک مدینہ شریف کو مرکز تبلیغ بنا کر ملک عرب میں تبلیغ کرنے کا ہے۔ انشاءاللہ اس مبارک دور خلافت ثانیہ میں بطفیل حضرت اولوالعزم فضل عمر (مرزا محمود احمد) یورپ و امریکہ میں جب کہ اسلام کا بول بالا ہورہا ہے، ضرور تھا کہ وہ مقدس سرزمین عرب کہ جس کے انوار نورانی سے سارا جہاں منور ہوگیا تھا۔ دوبارہ اس سرزمین کی منور چوٹیوں سے وہ نور چمک اٹھے۔ تاکہ سیدنا مسیح موعود...... کا یہ الہام پوری آب و تاب کے ساتھ دنیا پر ظاہر ہوجائے، کہ مسلماں را مسلماں باز کردند"

(اخبار "الفضل" قادیان ۱۲ر مئی ۱۹۲۱ء)

قادیان ارض حرم ہے

۱:- امت قادیانیہ قادیان کو ارض حرم سمجھتی ہے۔ جیسا کہ ان کے نبی مرزا غلام احمد نے لکھا ہے۔

ع زمینِ قادیاں اب محترم ہے
ہجومِ خلق سے ارضِ حرم ہے

(بحوالہ درثمین اردو ص ۵۲)

۲:- "جو احباب واقعی مجبوریوں کے سبب اس موقع (جلسہ سالانہ قادیان) پر قادیان نہیں وہ تو غیر معذور ہیں۔ لیکن جنہوں نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد واثق کا پاس کیا ہے اور ارض حرم (قادیان) کے انوار و برکات سے بہرہ ور اندوز ہونے، امام محترم کی زیارت کرنے کے شوق میں دارالامان مہدی ٹھیک وقت پر آن ہی پہنچے، ان کی للہیت، ان کا اخلاص فی الواقع قابلِ تحسین ہے۔ اقامت نماز کے وقت جب ہجوم خلائق مسجد مبارک میں نہیں سما سکتا، گلیوں، دکانوں اور راستوں تک میں نمازی ہی نمازی نظر آتے ہیں اور ارض حرم کے چار مصلوں کی حقیقت ظاہر کرنے والا یہ نظارہ بھی ہر سال دیکھنے میں آتا ہے"

(اخبار "الفضل" قادیان ۲۶، ۲۹ دسمبر ۱۹۱۵ء)

قادیان میں ظلی حج

قادیانی بیت اللہ اور حج کا نام برائے وزن بیت لیتے ہیں۔ ان کی حجاز مقدس جانے کی غرض و غائت فرقہ قادیانی نبوت کا پرچار ہے۔ ان کا مقام حج تو قادیان ہے جیسا کہ ان کے واجب الاطاعت خلیفہ مرزا محمود احمد کا عقیدہ ہے:-

۱- "چونکہ حج پر وہی لوگ جا سکتے ہیں جو مقدرت رکھتے ہیں۔ اور امیر ہوں حالانکہ الٰہی تحریکات پہلے غرباء میں ہی پھیلتی اور پنپتی ہیں اور غرباء کو حج سے شریعت نے معذور کر رکھا ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے ایک اور ظلی حج مقرر کیا تاکہ وہ قوم جس سے وہ اسلام کی ترقی کا کام لینا چاہتا ہے، اور تا وہ غریب یعنی ہندوستان کے مسلمان اس میں شامل ہو سکیں۔"

(خطبہ جمعہ مرزا محمود احمد، اخبار الفضل یکم دسمبر ۱۹۳۲ء)

مرزائیوں کے نبی مرزا غلام احمد نے لکھا ہے:-

۲- "لوگ معمولی اور نفلی طور پر حج کرنے کو بھی جاتے ہیں۔ مگر اس جگہ (قادیان میں) نفلی حج سے ثواب زیادہ ہے۔ غافل رہنے میں نقصان اور خطر۔ کیونکہ سلسلہ آسمانی ہے۔ اور حکم ربانی۔"

(آئینہ کمالات اسلام ص ۳۵۲)

مرزائیوں کے خلیفہ محمود احمد نے اعلان کیا:-

۳- "شیخ یعقوب علی صاحب بھی بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہاں (قادیان) آنے کو حج قرار دیا ہے۔ ایک واقعہ مجھے بھی یاد ہے۔ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب مرحوم شہید حج کے ارادہ سے کابل سے روانہ ہوتے تھے۔ وہ جب یہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے حج کرنے کے متعلق اپنے ارادہ کا اظہار کیا۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اس وقت اسلام کی خدمت کی بے حد ضرورت ہے۔ اور یہی حج ہے۔ چنانچہ پھر صاحبزادہ صاحب حج کے لیے نہ گئے اور یہیں (قادیان) رہے

کیونکہ اگر وہ حج کے لیے چلے جاتے تو احمدیت نہ سیکھ سکتے ۔"

(تقریر جلسہ سالانہ مرزا محمود احمد مندرجہ اخبار "الفضل" قادیان ۵ جنوری ۱۹۳۳ء)

۴ ۔ "میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتادیا ہے کہ قادیان کی زمین بابرکت ہے ۔ یہاں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ والی برکات نازل ہوتی ہیں ۔"

(تقریر مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار "الفضل" قادیان ۱۱ دسمبر ۱۹۳۲ء)

حرمین شریفین کی توہین

انبیاء علیہم السلام اور شعائر اللہ کی توہین قادیانیوں کا دل پسند مشغلہ ہے ۔ چنانچہ ان کے خلیفہ نے اعلان کیا کہ

"یہاں (قادیان میں) آنا نہایت ضروری ہے حضرت مسیح موعود نے اس کے متعلق بڑا زور دیا ہے اور فرمایا ہے کہ جو بار بار یہاں نہیں آتے مجھے ان کے ایمان کا خطرہ ہے پس جو قادیان سے تعلق نہیں رکھے گا، وہ کاٹا جائے گا۔ تم ڈرو کہ تم سے کوئی نہ کاٹا جائے ۔ پھر یہ تازہ دودھ کب تک رہے گا۔ آخر ماؤں کا دودھ بھی سوکھ جایا کرتا ہے ۔ کیا مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے یہ دودھ سوکھ گیا کہ نہیں!"

(حقیقۃ الرؤیا مصنفہ مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان ۔ طبع اول ص ۴۶)

انتقام کی قدرت رکھتے ہوئے غصے کو پی جانا افضل ترین جہاد ہے ۔

بقیہ : ابتدائیہ

اصل ماخذ کی نشاندہی کی جا سکتی ہے اور نہ کوئی اس شخص اس کا نام بتا سکتا ہے ۔ جس کا حضرت تھانویؒ نے حوالہ دیا ہے ۔ اس لیے اس تاریکی سے فائدہ اٹھاؤ اور مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کو سہارا دینے کے لیئے ایک جھوٹ اورگھڑ ڈالو کہ حضرت تھانویؒ نے مرزا غلام احمد کی کتابوں پر اعتماد کیا ہے ۔

حق تعالیٰ شانہٗ علامہ خالد محمود کو جزائے خیر عطا فرمائیں ۔ انہوں نے حضرت تھانویؒ کے حوالہ کی کتاب ڈھونڈ نکالی اور قادیانی مکر و فریب کا سارا طلسم چاک کر دیا ۔

یہ کتاب جو حضرت تھانویؒ کا اصل ماخذ تھی ۔ مرزا قادیانی کے ایک ہمعصر مولوی فضل محمد خان کی کتاب "اسرار شریعت" ہے ۔ جو تین جلدوں میں ۱۳۲۶ھ میں شائع ہوئی ۔

علامہ صاحب نے اپنے مضمون میں (جو پہلے الخیر ملتان میں اور پھر ماہنامہ بینات بنوری ٹاؤن کراچی بابت ماہ صفر المظفر ۱۴۰۵ھ میں شائع ہوا) یہ ثابت کیا ہے کہ حضرت تھانویؒ کی عبارتیں من وعن "اسرار شریعت" میں موجود ہیں ۔ اور یہ کہ مرزا قادیانی نے نقل کرتے ہوئے عبارتوں میں قدرے تصرف کیا ہے ۔

علامہ خالد محمود صاحب کا یہ مضمون مطالعہ کے لائق ہے ، اس کے ملاحظہ سے اس یقین میں مزید پختگی پیدا ہوگی کہ قادیانی لیڈروں کے پاس دجل و فریب اور مغالطہ آفرینی کے سوا کچھ نہیں

وفی کل شیء لہ آیۃ تدل انہ کاذب

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عقل و فہم نصیب فرمائیں تاکہ یہ لوگ سوچیں کہ جس مذہب کی گاڑی ہی مکر و فریب سے چلتی ہے دنیا و آخرت میں رسوائی کے سوا کیا دے سکتا ہے ۔ ؟

محمد یوسف لدھیانوی

دجال کے وجود کی برکت سے

مرزا قادیانی کا ظہور

مولانا تاج محمد صاحب مدرس قاسم العلوم فقیروالی

احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ قرب قیامت سے پہلے ایک یہودی کانا سردار جو نہایت درجہ کا عیار اور شعبدہ گر ہوگا ظاہر ہو کر دھاچوکڑی مچائے گا اور آخر کار حضرت مسیح علیہ السلام کے ہاتھ سے مارا جائے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دجال کے نام سے موسوم کیا ہے۔ دجال بصیغہ مبالغہ سخت جھوٹے فریبی اور تلبیس کنندہ کو کہتے ہیں۔ اسی طرح جھوٹے مدعیوں کو بھی دجال کہتے ہیں کیونکہ ایک تو وہ دجال اکبر کے جانشین ہیں۔ دوسرے خود مسند دجل و تزویر پہ بیٹھ کر مسلمانوں کے متاع ایمان پہ ڈاکے ڈال رہے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک عظیم الشان کارنامہ قتل دجال ہے۔ احادیث طیبہ کی روشنی میں دجال کا مختصر تعارف یہ ہے کہ وہ یہود کا رئیس ہوگا۔ ابتداء میں نیکی و پارسائی کا دعویٰ کرے گا۔ ایک آنکھ سے کانا ہوگا۔ یعنی اس کی داہنی آنکھ میں پھلی ہوگی اور اس کے سر کے بال سخت اور گھنگریالے ہوں گے آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں داخل جہنم ہوگا۔

وہ عراق و شام کے درمیان ظاہر ہو کر خود کو مسیح موعود کے نام سے ظاہر کرے گا۔ اور لوگوں سے کہے گا کہ میرے حکم پہ چلو۔ میری سنو اس کے ساتھ ستر ہزار یہودی ہوں گے۔ اور وہ خود بھی قوم یہود سے ہو گا۔ ظاہر ہونے کے بعد وہ شام و عراق سے خروج کر کے ملک اصفہان کی طرف روانہ ہو جائے گا۔ اس کی پیشانی پر ک ف ر یعنی کافر لکھا ہوگا۔ اور وہ خدائی کا دعویٰ کرے گا۔

دائیں بائیں فساد پھیلائے گا چالیس دن تک زمین میں ادھم مچائے گا۔ پہلا دن ایک سال کے برابر ہوگا۔ دوسرا ایک ماہ کے برابر۔ تیسرا ایک ہفتہ کے برابر، باقی دن معمول کے مطابق ہوں گے ایسی تیزی سے مسافت طے کرے گا۔ جیسے ہوا کے پیچھے بادل ہوں۔ لوگ اس کے خوف سے بھاگ کر پہاڑوں میں چلے جائیں گے۔

حق تعالیٰ کی طرف سے اس کو فتنہ و استدراج دیا جائے گا۔ اس کے خروج سے پہلے تین سال ایسے گزریں گے۔ کہ پہلے سال میں ایک تہائی بارش اور ایک تہائی غلہ کی کمی ہو جائے گی۔ دوسرے سال دو تہائی کی کمی ہو گی۔ تیسرے سال نہ بارش کا قطرہ برسے گا نہ زمین میں کوئی روئیدگی ہو گی۔ اس شدت قحط سے حیوانات اور درندے مریں گے۔ جو لوگ دجال پر ایمان لائیں گے ان کی زمین میں روئیدگی ہو گی۔ ان کے چوپائے کوکھیں بھرے ہوئے چراگاہ سے لوٹیں گے اور جو لوگ دجال کو نہیں مانیں گے وہ مفلوک الحال ہوں گے۔ ان کے سب مال مویشی تباہ ہو جائیں گے۔

ویرانے پر سے گزرے گا تو زمین کو حکم دے گا کہ اپنے خزانے اگل دے۔ چنانچہ خزانے نکل کر اس کے ہمراہ ہو لیں گے۔ دیہاتی اعرابی سے کہے گا کہ اگر میں تمہارے اونٹ زندہ کر دوں تو مجھے مان لے گا۔ وہ کہے گا ضرور۔ چنانچہ شیطان اس کے اونٹوں کی شکل میں سامنے آئیں گے۔ اور وہ

کیے تو وہ واقعی اس کے اونٹ زندہ ہو گئے۔ اسی طرح ایک شخص سے کہے گا کہ اگر میں تیرے باپ اور بھائی کو زندہ کر دوں تو مان لے گا! وہ کہے گا ضرور۔ چنانچہ اس کے باپ اور بھائی کی قبر پہ جائے گا۔ شیاطین اس کے باپ اور بھائی کی شکل میں سامنے آکر کہیں گے کہ ہاں یہ خدا ہے

جب ملک شام کا رخ کرے گا تو اس وقت حضرت امام مہدی علیہ الرضوان قسطنطنیہ کے محاذ پہ ہوں گے خروج دجال کی خبر سن کر ملک شام واپس آئیں گے۔ اور دجال کے مقابلے میں صف آراء ہوں گے۔ نماز فجر کے وقت جبکہ نماز کی اقامت ہو چکی ہو گی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے۔ حضرت امام مہدی علیہ الرضوان حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کو نماز پڑھانے کا حکم فرمائیں گے۔

نماز سے فارغ ہو کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کے مقابلے کے لیے نکلیں گے۔ دجال آپ کو دیکھتے ہی بھاگ کھڑا ہو گا۔ اور سیسے کی طرح پگھلنے لگے گا آپ باب لد پر جو اس وقت اسرائیل مقبوضات میں ہے، اسے جالیں گے اور قتل کر دیں گے۔ (اسرائیل کے دارالحکومت تل ابیب سے چند میل کے فاصلہ پر ہے)۔

یہ ہے وہ دجال جس کے قتل کرنے کی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی ہے۔ اور جس کے قاتل کو سلام پہنچانے کا حکم فرمایا ہے۔

لیکن حق فراموشی کا کمال دیکھو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام تر تصریحات اور پیہم تعلیمات کے باوجود مرزا غلام احمد قادیانی کو حق وصداقت کی راہ نظر نہ آئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کو خاطی اور حقیقت ناشناس ٹھہرایا۔ اور یہ الفاظ لکھتے ہوئے ذرا شرم محسوس نہ کی کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے موبمو منکشف نہ ہوئی ہو تو کچھ تعجب کی بات نہیں" (ازالہ اوہام صہ ۲۸۲ طبع پنجم) اس کے یہ معنی ہوئے کہ جس بات کو حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نہ سمجھ سکے تھے۔ مرزا غلام احمد پر اس کی حقیقت کاملہ منکشف ہو گئی تھی۔

مرزا غلام احمد پہ دجال کی حقیقت کاملہ کا جو انکشاف ہوا وہ مرزا صاحب کی زبانی سنیئے۔ "فتح اسلام" کے صفحہ ۸ پہ لکھتے ہیں "دجال سے مراد حق پوش دنیا پرست لوگ ہیں"۔ "ازالہ اوہام" کے صفحہ ۴۹ پہ لکھتے ہیں "ممکن ہے دجال سے با اقبال قومیں مراد ہیں۔" "ازالہ اوہام" کے صفحہ ۲۲۶ پہ لکھتے ہیں" ابن صیاد (یہودی) ہی دجال ہے"۔ "تحفہ گولڑویہ" کے صفحہ ۱۰۰ پہ لکھتے ہیں "دجال نصاریٰ کے پادری نہیں ہو سکتے بلکہ دجال شیطان کا اسم اعظم ہے"۔ کتاب البریہ کے صفحہ ۲۰ پہ لکھتے ہیں "دجال یورپ کے فلاسفر ہیں" اسی صفحہ پہ چند سطریں آگے لکھتے ہیں کہ "دجال کلوں کا کام کرنے والے لوگ ہیں"۔ حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۲۱۳ پہ لکھتے ہیں "دجال جھوٹے کے حامی کو کہتے ہیں"۔ حقیقۃ الوحی کے اسی صفحہ پہ لکھتے ہیں کہ "دجال شیطان کا نام ہے"۔ ازالہ اوہام کے صفحہ ۲۲ پہ لکھتے ہیں "دجال پادریوں کا گروہ ہے"۔ مرزا صاحب کے خلیفہ اوّل مولوی نور الدین تفسیر سورہ جمعہ کے صفحہ ۵۰ پہ لکھتے ہیں۔ "دجال کے معنی سوداگر ہے"۔ اخبار الفضل قادیان ۳ اکتوبر ۱۹۲۸ء پہ لکھتا ہے "دجال نہرو رپورٹ ہے"۔ مولوی محمد علی لاہوری تحریک احمدیت کے صفحہ ۱۲۱ پہ لکھتے ہیں "دجال یا جوج ماجوج کا دوسرا نام ہے"۔

جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۸۲ء کے موقع پہ غیر مرزائیوں کو جو جلسہ دیکھنے کے لیے آئے تھے سوالات کرنے کے لیے وقت دیا گیا۔ اور اعلان کیا گیا کہ مرزا طاہر احمد ان سوالوں کا جواب دیں گے۔ مرزا طاہر احمد پہ کئی سوال کئے گئے ان میں ایک سوال یہ کیا گیا کہ "مسیح نے دجال کو قتل کرنا تھا۔ تم قادیانی لوگ کہتے ہو کہ مسیح (مرزا غلام احمد) آگیا۔ لیکن یہ بتاؤ کہ وہ دجال ہے کہاں جس نے قتل ہونا تھا؟

مرزا طاہر نے جواب دیا۔

"ہم تو کہتے ہیں دجال آگیا کم بخت۔ اب اس کی صف لپیٹی جا رہی ہے۔ اس کے دن ختم ہو رہے ہیں۔ دجال کو روحانی قوتوں سے فتح کرنے والا جب سے آیا ہے۔ اس کی صف دن بدن لپیٹی جا رہی ہے ہم مغربی عیسائی قوموں کو دجال کہتے ہیں جب مرزا صاحب آئے تھے تو سارے عالم اسلام پہ دجال کی حکومت تھی۔ جب مرزا صاحب آئے تو دیکھتے ہی دیکھتے اس کے سانس ٹوٹنے شروع ہو گئے۔ کبھی دمشق سے نکلا۔ کبھی ایران سے نکلا۔ ہم کہتے ہیں خدا کا مسیح (مرزا غلام احمد) آگیا۔ اور اس کی آمد کی برکت سے اسلام میں نئی طاقت آنی شروع ہو گئی"۔

مرزا طاہر احمد کا یہ جواب مضحکہ خیز ہے کہ "جب مرزا صاحب (غلام احمد) آئے تو مغربی عیسائی قوموں (دجال) کے سانس ٹوٹنے شروع ہو گئے"۔ ہم کہتے ہیں

۱۔ جب مرزا صاحب آئے تو دجال نے ۱۸۸۲ء میں اسکندریہ پر بمباری کر کے مصر کے ایک حصہ پر قبضہ کر لیا۔

۲:۔ جب مرزا صاحب آئے تو ۱۹۱۱ء میں دجال نے طرابلس پر قبضہ کر لیا۔

۳:۔ جب مرزا صاحب آئے تو ۱۸۹۸ء میں دجال نے سوڈان پر قبضہ جما لیا۔

۴:۔ جب مرزا صاحب آئے تو ۱۹۱۴ء کی جنگ عظیم کے بعد مشرق اردن، فلسطین، شام اور عراق پر دجال کی حکومت ہو گئی۔

۵:۔ جب دجال کی لڑائی ۱۹۱۹ء میں امیر امان اللہ خان والئے افغانستان کے ساتھ ہوئی تو مرزا غلام احمد کا چھوٹا شریف احمد دجال کی فوج میں شامل ہو کر مسلمانوں کے خلاف لڑا۔

۶:۔ جب مرزا صاحب آئے تو ۱۹۲۱ء میں حضرموت، عدن، مسقط و عمان، بحرین اور ملحقہ علاقے اور جدہ دجال کے قبضہ میں چلے گئے۔

۷:۔ جب مرزا صاحب آئے تو ۱۹۴۱ء میں دجال نے رضا شاہ پہلوی شاہ ایران کو گرفتار کر کے جلا وطن کر دیا۔ اور سات برس تک ایران میں بلا شرکت غیرے دجال کی حکومت رہی۔

۸:۔ جب مرزا صاحب آئے تو حضرموت کا ایک لاکھ بارہ ہزار مربع میل، مسقط عمان کا بیاسی ہزار مربع میل، بحرین اور ملحقہ علاقوں کا اسی ہزار مربع میل رقبہ دجال کے قبضہ میں چلا گیا۔ تو پھر بھی مرزا طاہر کی عقل ماری کہتی ہے کہ مرزا صاحب کے آنے سے دجال کے سانس ٹوٹنے شروع ہو گئے۔

مرزا غلام احمد نے دجال کی شان و شوکت کو اپنے پیروں تلے کس طرح کچلا۔ دجال کی صف کس کس طرح لپیٹی۔ دجال کا کس طرح کچومر نکالا خود مرزا غلام احمد کی زبانی سنیئے۔

۱:۔ اپنی کتاب "تریاق القلوب" کے صفحہ ۲۷ پر لکھتے ہیں "اسلام کی دوبارہ زندگی انگریزی سلطنت (دجال) کے امن بخش سائے سے پیدا ہوئی ہے۔"

۲:۔ "ضرورۃ الامام" کے صفحہ ۲۳ پر لکھتے ہیں "میری نصیحت اپنی جماعت کو یہی ہے کہ وہ انگریزوں (دجال) کی بادشاہت کو اپنے اولی الامر میں داخل کریں۔ اور دل کی سچائی سے ان (دجال) کے مطیع رہیں۔"

۳:۔ "شہادۃ القرآن" کے صفحہ ۳ پر لکھتے ہیں "گورنمنٹ برطانیہ (دجال) کی اطاعت خدا اور رسول کی اطاعت ہے۔"

۴:۔ تبلیغ رسالت جلد ہفتم صفحہ ۱۰ پر لکھتے ہیں "ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی (دجال) کی راہ میں اپنے خون بہانے اور جان دینے میں فرق نہیں کیا۔ اور نہ اب فرق ہے۔"

۵:۔ ازالہ اوہام کے صفحہ ۵۰۹۔ شہادۃ القرآن کے صفحہ ۲ ضمیمہ تریاق القلوب جزء ۲ صفحہ ۲۸۶ تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ پر بھی اسی کے ساتھ ملتے جلتے الفاظ تحریر کر کے کئی اوراق سیاہ کئے ہیں۔

دجال کیلئے دعائیں

مرزا غلام احمد نے دجال کی دنیاوی شان و شوکت کیلئے دعائیں مانگ کر دجال کو کس طرح قتل کیا۔ خود مرزا غلام احمد قادیانی کی زبانی سنیئے۔

۱:۔ ستارہ قیصرہ صفحہ ۹ پر لکھتے ہیں "اے قیصرہ ہند (ملکہ وکٹوریہ) یہ مسیح موعود (یعنی مرزا غلام احمد) جو دنیا میں آیا تیرے ہی وجود کی برکت۔ اور دلی نیک نیتی اور سچی ہمدردی کا نتیجہ ہے۔"

۲:۔ ستارہ قیصرہ صفحہ ۶ پر لکھتے ہیں "خدا نے تیرے نورانی عہد میں آسمان سے ایک نور نازل کیا ہے۔ کیونکہ نور نور کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ اور تاریکی تاریکی کو۔"

۳:۔ تحفہ قیصریہ صفحہ ۱۲ پر لکھتے ہیں "اے قیصرہ ملکہ معظمہ! ہمارے دل تیرے لیے دعا کرتے ہوئے جناب الٰہی میں جھکتے ہیں کہ تیرے اقبال کا سلسلہ ترقیات جاری رکھے۔ اور تیری اولاد اور ذریت کو تیری طرح اقبال کے دن دکھائے۔"

۴:۔ شہادۃ القرآن ضمیمہ صفحہ ۳ پر لکھتے ہیں "ہمارے ہاتھ میں بجز دعا کے اور کیا ہے۔ سو ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس گورنمنٹ (دجال) کو ہر ایک شر سے محفوظ رکھے۔ اور اس کے دشمن کو ذلت کے ساتھ پسپا کرے۔"

اگر انسان چالیس (۴۰) سال تک پہنچ کر بھی گناہ نہ چھوڑے اور اپنی سرکشی سے توبہ نہ کرے تو شیطان اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرتا ہے کہ نجات نہ پانے والے چہرے پر میں فدا ہوں۔

شرعی شادی کا اجمالی خاکہ

مولانا محمد رضوان القاسمی ۔ حیدر آباد دکن

لیجئے! دیکھتے دیکھتے ماشاءاللہ لڑکا جوان ہوگیا، لڑکی سن بلوغ کو پہنچ گئی۔ زندگی کے اس مرحلے پر اب "شادی" ناگزیر ہے، فطرت کا یہی اشارہ ہے۔ انبیاء کی یہی سنت ہے۔ نظروں کی حفاظت اسی میں ہے۔ لڑکے کو عفت کا تاج اسی سے حاصل ہوتا ہے۔ لڑکی کو عصمت کا زیور اسی ذریعہ سے ملتا ہے۔ یہ قلب و نظر کی پاکیزگی کا اہتمام ہے۔ نسل انسانی کی بقا اور افزائش کا سامان ہے۔ جنسی تسکین اور باہمی سکون و راحت کے حصول کا فطری اور شرعی عنوان ہے، ایسا عنوان جس کے بارے میں علماء کا اعلان ہے:

لَيْسَ لَنَا عِبَادَةٌ شُرِعَتْ مِنْ عَهْدِ آدَمَ إِلَى الْآنَ ثُمَّ تَسْتَمِرُّ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا النِّكَاحَ وَالْإِيْمَانَ۔ (درمختار، کتاب النکاح)

جو عبادتیں ہمارے لئے ضروری قرار دی گئی ہیں۔ ان میں کوئی ایسی عبادت نکاح اور ایمان کے علاوہ نہیں ہے جو حضرت آدمؑ سے شروع ہوتی ہو۔ اور پھر جنت تک ساتھ چلی جائے۔

یہ اعلان کس قدر مہتم بالشان ہے۔ کون انسان ہوگا جس کے دل میں اس "عبادت" کا ارمان نہ ہو۔ اسی لئے نبیؐ کا فرمان ہے کہ نکاح میں جلدی کرو۔ بالغ ہوجانے کے بعد اس میں تاخیر، بہت سارے فتنۂ و فساد کو دعوت دیتی ہے۔ اس سلسلہ میں قرآن کے ایک اہم بیان کا حاصل یہ ہے کہ لڑکی والوں کے پاس اگر کسی نیک آدمی کا پیغام آئے محض اس کی غربت دیکھ کر انکار نہ کریں۔ مال تو آنے جانے والی چیز ہے۔ اصل چیز "صلاحیت عمل" ہے۔ اگر یہ لڑکے میں موجود ہے تو نکاح سے انکار ٹھیک نہیں۔ اسی بیان میں لڑکے والوں کو بھی تلقین کی گئی ہے کہ کسی نوجوان کو محض اس لیے نہ بٹھا رکھیں کہ ابھی وہ بہت نہیں کما رہا ہے، اور نوجوانوں کو بھی نصیحت کی گئی ہے کہ زیادہ کشائش کے انتظار میں اپنی شادی کے معاملے کو خواہ مخواہ نہ ٹالتے رہیں تھوڑی آمدنی بھی ہو تو اللہ کے بھروسے پہ شادی کر لینی چاہیئے

لڑکا ہو یا لڑکی، انتخاب میں بہرحال "دینداری" کو ترجیح دینی چاہیے۔ انتخاب کی منزل میں لڑکا اگر لڑکی کو "حسن تدبیر" اور "حکمت عملی" سے دیکھ لے تو شریعت میں اس کی گنجائش ہے۔ تاہم یہ کام کسی سمجھدار اور قابل اعتبار رشتہ دار خاتون سے لیا جائے تو بہت بہتر ہے۔

اچھا! بات پختہ ہوگئی۔ ہر دو طرف گھر کو تھوڑا استوار لیا گیا۔ سیدھے سادھے طریقے پر اعزہ و احباب کو مطلع کردیا گیا —— دن مقرر ہوا جمعہ کا، وقت عصر کے بعد کا، مقام منتخب کیا گیا مسجد کا۔ حضورؐ کی یہی ہدایت ہے چونکہ نکاح ایک عبادت ہے، اور عبادت کے لیے موزوں ترین جگہ مسجد ہی ہے، پھر نکاح کا زیادہ سے زیادہ اعلان ہو، یہ مقصود بھی یہاں حاصل ہے۔ جگہ کی برکت اور تقدس سے گانے باجے، اور کیمروں کی تاک جھانک (تصویر کشی) اور دیگر خرافات اور "شادی خانہ" کے بھاری بھرکم اخراجات

سے ان دو سے نجات مل گئی۔ خطبۂ مسنونہ پڑھا گیا۔ ایجاب و قبول ہوا۔ گویا طرفین نے ایک دوسرے سے ہمیشہ کے لیے خلوص و محبت کے ساتھ رہنے کا عہد و پیمان باندھا۔ "هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ" کی قرآنی تعبیر کو برتنے کا موقع آیا۔ دولہا دولہن کی خیر و برکت کے لیے یہ نورانی نبوی دعا ورد زبان لائی گئی "جَمَعَ اللّٰهُ شَمْلَكُمَا وَأَسْعَدَ جَدَّكُمَا وَبَارَكَ عَلَيْكُمَا وَأَخْرَجَ مِنْكُمَا كَثِيرًا طَيِّبًا" ـــــ چھوارے لٹائے یا تقسیم کیے گئے۔ بعض فرد اور آداب مسجد کی رعایت میں آج کل تقسیم ہی بہتر ہے۔

اس نورانی مجلس کے اختتام کے موقع پر حاضرین، دوست احباب ان نورانی الفاظ کے ذریعے دولہا دولہن اور ان کے اولیاء کو مبارکباد دینے لگے۔ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ۔

دلہن کو آراستہ کرکے بلا تکلف و اہتمام اور بلا رسم جلوہ اور دھوم دھام نوشہ کے گھر رخصت کر دیا گیا۔ شب زفاف آئی۔ نوشہ نے سنتِ نبوی کے مطابق دلہن کے ماتھے پیشانی پکڑے اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ یہ دعا پڑھی: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ۔ پھر صحبت سے پہلے دونوں نے یہ دعا پڑھی:- بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا۔ دوسرے یا تیسرے روز سنتِ نبوی اور شکر نعمتِ الٰہی میں دعوتِ ولیمہ کی گئی، جس میں اعزہ اور دوست احباب کے ساتھ غرباء و مساکین کو بطور خاص بلایا گیا۔ دعوتِ ولیمہ میں تکلف و تفاخر سے اجتناب کیا گیا، قرض سے اپنے آپ کو بچایا گیا۔ سادگی، آسانی اور اختصار کو پیش نظر رکھا گیا۔

صاحب شریعت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ اصولی فرمان ہے کہ:

أعظم النكاح بركة أيسره مؤنة

اتنا ہی زیادہ نکاح بابرکت ہے جس میں تکلیف و پریشانی جتنی ہی کم ہو اور جتنا ہی کم خرچ ہو۔

حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رح کی یہ بات دین و دانش اور عقل و تجربہ سے کس قدر قریب ہے:

"ہر چیز میں کچھ نہ کچھ خرچ کی ضرورت ہے بجز نکاح کے کہ یہ اپنی حقیقت میں ایک پیسہ پر بھی موقوف نہیں، کیونکہ اس کی حقیقت ایجاب ہے اور قبول، اور یہ محض دو بول ہیں زبان کے۔ ان میں کسی خرچ کی کیا ضرورت رہے چھوارے، سو وہ محض مستحب ہیں، مہر میں "معجل" (ادھار) کی بھی گنجائش ہے تو فرمائیے، سب سے زیادہ سستی چیز اگر کوئی تھی تو نکاح تھا، مگر اللہ بھلا کرے ہمارے بھائیوں کا، سب نے آپس میں کیٹی کرکے اس کو ایسا مہنگا کردیا، اور رسم و رواج کی زنجیروں میں ایسا جکڑ دیا کہ غریب آدمی کی تو مصیبت ہے، امیروں کے لیے زحمت ہے، اور اس میں مزاحمت ہے عقل کی بھی، اور مزاحمت ہے شریعت کی بھی، بھلا یہ کون سی عقل کہہ سکتی ہے جس چیز میں مطلق روپے کی ضرورت نہ ہو، اس میں فضول اس قدر روپے صرف کر ڈالو، اور رسم و رواج کا طومار باندھ دو"

(میلاد النبی ص: ۷۶۰)

مسلم معاشرہ شادی بیاہ میں خدا اور رسول ص کی تعلیمات کے بجائے رسوم و رواج کا جو پابند ہوگیا ہے، اس سے متاثر ہو کر بھوپال کے صاحب دل بزرگ مولانا محمد یعقوب مجددی رح نے ایک بات جس درد و سوز سے کہی ہے، جو ایک مسلم کے قلب و ضمیر کو جھنجھوڑنے اور اپنا محاسبہ کرنے کے لیے بہت کافی ہے، فرماتے ہیں:

"شادیوں میں سب بلائے جاتے ہیں، صرف خدا اور رسول ص کو رخصت کر دیا جاتا ہے صرف شادی کے اوقات میں وہ باہر رہتے ہیں، پھر ان سے راہ و رسم پیدا کر لی جاتی ہے" (صحبتے با اہل دل ص ۲۴۴)

مولانا عبدالکریم صاحب کلاچی
نجم المدارس

قادیانیت کے خلاف مسلمانوں کی کامیابی

اور نجم المدارس

اس لحاظ سے ہمارا یہ سال رواں ۱۹۸۴ء عام الفرح والسرور کہلانے کا مستحق ہے۔ کہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مساعی جمیلہ سے مجلس عمل کے نام سے ملت اسلامیہ پاکستانیہ کا ایک اسلامی اتحاد وجود میں آیا۔ اور صدر مملکت پاکستان نے اس کے حسب مطالبہ قادیانیت توڑ آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء کو نافذ کر دیا۔ جس کی رُو سے قادیانیوں کے لیئے اپنے آپ کو مسلمان کہنا۔ اپنے معابد کو مسجد کا نام دینا۔ اذان کے نام سے مسلمانوں کو دھوکا دیکر ارتداد کی طرف بلانا۔ اور بعض دوسرے اسلامی اصطلاحات کو استعمال کرنا قابلِ تعزیر جُرم قرار پایا۔ جس کے لیے صدر مملکت، ان کے رفقاء اور بالخصوص جناب راجہ ظفر الحق صاحب وزیر اُمور مذہبیہ ملت اسلامیہ کے دلی شکریہ کے مستحق ہیں۔ واجرھم علی اللہ تعالیٰ

مجلس تحفظ ختم نبوت کل پاکستان کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خان محمد صاحب کے اہم انٹرویو مطبوعہ "چٹان" بابت ۷ تا ۱۴ مئی ۱۹۸۴ء کے مطابق کہ اس اہم فیصلہ کے لیۓ حکومت سے رابطہ مولانا سعید الرحمٰن اور مولانا قاضی عبداللطیف کلاچی اراکینِ شوریٰ کے ذریعہ قائم ہوا۔ اور مجلس تحفظ ختم نبوتؐ کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا محمد شریف صاحب کا مہتمم نجم المدارس کے نام ایک مفصل اور طویل مکتوب گرامی میں اس اعتراف کے بعد کہ حقیقت یہ ہے کہ ان ہر دو حضرات مولانا قاری سعید الرحمٰن اور مولانا قاضی عبداللطیف صاحب نے مسئلہ اور مسلک کی بے پناہ خدمت کی۔

تمام متعلقین نجم المدارس کو اس عظیم کامیابی پر خصوصیت سے سجدۂ شکر ادا کرنا چاہیے۔ کہ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

" شاملِ جمالِ گُل میں ہمارا لہو بھی ہے"

مِلّی بے حِسّی

ملت اسلامیہ کی اس عظیم کامیابی پر جہاں ہمارا دِل بلیوں اچھل رہا ہے۔ وہیں تصویر کا سیاہ رُخ یہ بھی ہے۔ جس پہ ہر مسلمان کو خون کے آنسو بہانا چاہیے۔ کہ مولانا محمد اسلم قریشی اور اس کے بعد قادیانیوں کے تابڑتوڑ حملوں میں، نوکر شاہی کی غفلت اور ملحد و بے دین طبقہ ملازمین کی آؤ بھگت سے صدر مملکت مولانا محمد اسلم قریشی کی بازیابی اور دوسرے درد ناک واقعات کی روک تھام میں یکسر بے بس ثابت ہو رہے ہیں۔ جو کسی طرح بھی ملک کے لیے نیک فال نہیں ہے۔ اور جب تک ان ملک دشمن عناصر کو کلیدی اور اہم آسامیوں سے ہٹایا نہیں جائے گا۔ یہ بے بسی قائم ہی رہے گی۔

فَاِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

اراکینِ شوریٰ کی بے کسی

کہ انہوں نے شوریٰ کے گذشتہ اجلاس میں پیش

افتادہ مسائل میں اگرچہ بڑی جرأت مندانہ بحث و تمحیص کی۔ جس میں خصوصیت سے "چٹان" نے قاضی عبداللطیف مولانا لکھنوی اور ماجد ظفر الحق صاحب اور دوسرے حضرات کا نام لیا ہے۔ اور اسلام کے حق میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے۔ غیر مسلم اقلیتوں، فیشن زدہ عورتوں اور ان کے دو چار ہمنواؤں کے ناجائز بائیکاٹ کو ناکام بنا دینے اور قادیانیت توڑ آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء پر صدر مملکت کو مبارک باد پیش کرنے کے باوجود افسوس ہے کہ مولانا اسلم قریشی، مولانا اللہ یار ارشد اور دوسرے مظلوم مسلمان علماء اور زعماء پر اجتماعی طور پر ادنیٰ سا احتجاج بھی نہیں کیا۔ گویا یہ ملک کا کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔ فآہ ثم آہ۔ ثم آہ۔ سب سے بڑھ کر المیہ یہ ہے کہ قادیانیت توڑ آرڈیننس کے نفاذ کے بعد سیکولر ذہنیت کے لیڈروں نے جب قادیانیت کی حمایت میں اسلام کش بیانات دیئے تو ان کے حلیف جماعتوں میں سے علماء تک نے کوئی ایسی مؤثر مخالفت نہیں کی جس سے ان حامیانِ ارتداد کے دانت کھٹے ہوتے اور وہ اپنے اسلام کش بیانات پر شرمندگی کا اظہار کرتے یا پھر یہ لوگ کم از کم ان سے لاتعلقی کا اعلان کرتے۔

ان حضرات کی یہ دینی اور ملی بے حسی سب سے بڑا المیہ اور ملت کے مستقبل کے لیے بہت ہی خطرناک اقدام ہے۔ جس پر اظہارِ نفرت کئے بغیر ہم نہیں رہ سکتے

نجم المدارس کو ایک خالص علمی۔ مذہبی ادارہ کی بناء پر اگرچہ کسی کے مخصوص سیاسی رجحانات میں سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔

مگر یہ معاملہ خالص مذہبی نوعیت کا ہے اس پر خاموشی اور سکوت مذہبی خیانت ہوتی۔ جس پر سبکدوشی کے جذبہ سے ان سطور کو سپردِ قلم کرنا پڑا۔

وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْر۔

(بشکریہ افتتاحیہ روئیداد ۱۹۸۴ء نجم المدارس)

بقیہ: مرزائی امت سے چند سوالات

سے میلان رکھتا ہو، ان کی ناپاک کمائی استعمال میں لاتا ہو اور نامحرم عورتوں سے خدمت لیتا ہو کیا وہ معصوم ہوتا ہے؟ اگر وہ بھی معصوم ہے۔ تو غیر معصوم کس کو کہتے ہیں؟

و: یہ تو مسیح کی عظمت جس کا نقشہ مرزا صاحب نے دافع البلاء اور انجام آتھم سے مشترک مضمون میں کھینچا ہے، اب "مثیل مسیح" کی عصمت کا کیا معیار ہوگا؟

ز: مرزا صاحب نے سیدنا مسیح علیہ السلام کے بارے میں جو پھلجھڑیاں چھوڑی ہیں اگر کوئی شخص یہی الفاظ مرزا صاحب کے بارے میں استعمال کرے تو مرزائی امت کا ردعمل کیا ہوگا؟

ح: ہمارے نزدیک مرزا صاحب نے حضرت مسیح علیہ السلام کو اور ان کے پردہ میں تمام انبیاء کرام کو (دیکھئے سوال ۳ فقرہ ۲) جو مغلظات اور فحش گالیاں سنائی ہیں اس کی ہمت کسی چوہڑے چمار کو بھی کسی شریف آدمی کے بارے میں نہیں ہو سکتی۔ ان عریاں گالیوں کے بعد کیا کسی مرزائی میں ہمت ہے کہ وہ مرزا صاحب کو ایک معمولی درجہ کا شریف آدمی ہی ثابت کر دکھائے۔ مسلمان ہونا تو دور کی بات ہے۔

بقیہ:۔ کاروانِ ختم نبوت

انہوں نے کہا کہ دسمبر کے آخر میں ربوہ میں منعقد ہونے والا قادیانیوں کا سالانہ اجتماع غیر قانونی ہے اس لیے حکومت اس پر پابندی لگانے کا فوری اعلان کرے اور قادیانیوں کو فوج اور سول کے کلیدی عہدوں سے ہٹانے کے لیے بلاتاخیر اقدامات کیے جائیں۔

کاروانِ ختمِ نبوت

- ایک غریب ویلڈر سے قادیانیوں کی فریب کاری اور دھوکہ دہی
- اس وقت امت مسلمہ کا سب سے بڑا دشمن مرزائی ہے۔
- بلوچستان میں زکوٰۃ وعشر کمیٹی کا چیئرمین ذکریوں کو بنانے پر احتجاج
- رحیم یار خاں میں قادیانیوں کے خلاف زبردست جلوس۔
- قادیانیوں کے سالانہ اجتماع پر پابندی لگائی جائے۔

میں محمد رمضان ولد امام الدین ایک غریب اور مسکین انسان ہوں۔ تقریباً ۱۰ سال پہلے پنجاب سے آکر میں نے کراچی میں مودیہ خان گوٹھ میں ایک دکان کی تلاش کی تاکہ میں ویلڈنگ کا کام کروں اور اپنے بچوں کے لیے روزی تلاش کروں

اسی دوران مجھے ایک مرزائی ملا۔ اس نے مجھ سے کہا کہ اگر تم مجھے پگڑی کے طور پر ۲۰۰۰۰ روپے ادا کرو تو میں تمہیں ۱۲۰ روپے ماہوار کرائے پر جگہ دوں گا۔ اور تمہیں اپنے کرائے دار کی حیثیت سے رکھوں گا۔ اس پر میں راضی ہو گیا۔ اور میں نے ۲۰۰۰۰ روپے کی رقم دو قسطوں میں ادا کر دی اور ۱۲۰ روپے کرایہ ماہوار بھی منظور کرلیا۔ مگر ۹۳-۱-۲ کو اصل مالک مکان کورٹ سے ایک بیلف لے کر آیا تو معلوم ہوا کہ مرزا عبدالقدیر خود کرائے دار ہے۔ اور ہر ماہ ۵۰۰/- روپے کرایہ ادا کرتا ہے۔ اس بات کی تحقیق اصل مالک مکان سے کی تو انہوں نے بتایا کہ مرزا میرا کرایہ دار ہے اور کرایہ اچانک بند کرنے کی بنا پر ہم نے سول کورٹ مقدمہ کر دیا ہے۔ یہ حالات دیکھ کر میں نے عبدالقدیر مرزائی سے کہا کہ میری رقم واپس کرو جو تم نے دھوکا دے کر مجھ سے وصول کی ہے۔ اس بات پر مرزائی نے کہا کہ اگر تم میرا ساتھ دو تو میں مالک مکان سے جگہ حاصل کرنے کے بعد تمہیں ۱۲×۱۲ کی جگہ دوں گا۔ لیکن میں نے اس کی اس بات سے اتفاق نہ کرتے ہوئے ساری بات مالک مکان کو بتا دی جس کی وجہ سے مرزا عبدالقدیر (قادیانی) مجھ سے ناراض ہو گیا۔ اور اس نے مجھے جگہ دوکان خالی کرنے پر مجبور کر دیا۔ ایک روز مغرب کے وقت ۳ مرزائیوں کے روبرو جا کر کہا کہ ہماری تین باتیں مان لو اور پھر کاروبار کرو۔ اور اگر انکار کرو گے تو اس کے انجام کے لیے تیار ہو جاؤ۔

(۱) تم مرزائی گروپ احمدیہ میں شامل ہو جاؤ۔
(۲) تم ہمارے ساتھ ربوہ میں کاروبار کرو۔
(۳) یا پھر مالک مکان کے خلاف گواہی دو۔

اگر تم نے ایک ماہ کے اندر اندر ہماری بات نہ مانی تو تم کو ذلیل کر کے اس جگہ سے نکال دیا جائے گا۔ میں نے مرزائیوں کی کوئی بات نہیں مانی کیونکہ میں ایک سچا مسلمان ہوں۔ اور ختم نبوت پر ایمان رکھتا ہوں۔ آخر کار ۸۴-۶-۱۸ کو مرزائی علاقہ تھانہ ایئرپورٹ کے سب انسپکٹر سے میل ملاپ کر کے کمرہ کے اندر سے ۲۰۰۰۰ روپے کا سامان دفعہ نمبر ۱۰۹ کے ذریعہ چالان کر کے پولیس کے ذریعہ اٹھا کر لے گئے۔ گویا یہ مجھے مرزائی نہ بننے کی سزا دی گئی ہے۔ لہٰذا برائے مہربانی آپ میری مدد کریں۔ اور پگڑی پہ دی جانے والی رقم ۲۰۰۰۰ روپے اور سامان جس کی لاگت ۳۰۰۰۰ روپے ہے۔ اور عرصہ ۱۰ سال کا کرایہ جو دھوکہ سے حاصل کیا ہے دلایا جائے۔

میں گورنر سندھ جناب جہانداد خاں صاحب سے اپیل کرتا ہوں کہ درج ذیل مرزائی میری اذیت رسانی میں شریک تھے۔

۱:۔ مرزا عبدالقدیر احمدیہ ولد عبدالکریم احمدیہ (کرائے دار)

۲:۔ مرزا نعیم اللہ ولد حبیب اللہ (بروکر)

۳:۔ مرزا مقصود احمد۔

۴:۔ مرزا عبدالباری (ڈاکٹر)

لودھراں سے نور محمد مجاہد ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت لکھتے ہیں

۲۶ اکتوبر بروز جمعۃ المبارک بعد از نماز مغرب جامع مسجد حنفیہ قاسمیہ المعروف اڈے والی لودھراں میں مجلس تحفظ ختم نبوت لودھراں کے زیر اہتمام ایک اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت صوفی محمد علی صاحب امیر مجلس تحفظ ختم نبوت لودھراں نے کی جس میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی رہنما حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری مہمان خصوصی تھے۔ انہوں نے خطاب کرتے ہوئے عقیدہ ختم نبوت پر روشنی ڈالی اور مرزائیوں کی ملک دشمن سرگرمیوں سے لوگوں کو آگاہ کیا آخر میں مولانا موصوف نے تمام امت مسلمہ کو اتحاد و اتفاق کی تلقین کی اور کہا کہ آپس کے اختلاف بھلا کر صرف اور صرف عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کریں۔

حضرت مولانا محمد موسیٰ صاحب نے لوگوں کو ہدایت کی کہ اگر کوئی مرزائی دیہات میں کہیں بھی اپنی عبادت گاہ میں اذان دے تو ہمیں بتائیں تاکہ بذریعہ انتظامیہ اس کے خلاف کارروائی ہو سکے۔

دریں اثناء ۲۶ اکتوبر ۱۹۸۴ء بروز جمعۃ المبارک مدرسہ عربیہ دارالعلوم کریمیہ کوگڑاں تحصیل لودھراں کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا جس کی صدارت جناب حضرت مولانا فضل احمد صاحب مہتمم مدرسہ ہذا نے کی۔ مولانا حق نواز جھنگوی نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارا اس وقت سب سے بڑا دشمن مرزائی ہے۔ تمام امت مسلمہ اس دشمن کے لیے ایک پلیٹ فارم پر اکٹھے ہو کر ان مرتدوں سے مقابلہ کریں۔

مجلس اشاعت نظام خلافت راشدہ کے رہنما خطیب پاکستان مولانا حاجی یعقوب ہریانی، مولانا محمد موسیٰ قادری۔ مولانا غلام مصطفےٰ نازوتی۔ مولانا انور شاہ عباسی، مولانا محبوب احمد گبول، حافظ شاہ نواز سندھی، مولانا عطا اللہ۔ مولانا احمد بردہی اور دیگر مجلس کے رہنماؤں نے اس پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے کہ بلوچستان علاقہ ساراں کے حلقہ میں اور گڈانی میں زکوٰۃ وعشر کمیٹی کا چیئرمین ذکریوں کو بنایا گیا ہے جو فرق نماز جیسی اہم عبادت اور اسلام کے دوسرے ارکین کا منکر ہے۔ مجلس کے رہنماؤں نے مزید کہا کہ یہ اسلام کے ساتھ سنگین استہزاء ہے۔ بلوچستان کے مسلمانوں میں اس واقعہ سے شدید اضطراب اور بے چینی پائی جاتی ہے جس مزید حالات خراب ہونے کا قوی اندیشہ ہے اس لیے کو فی الفور زکوٰۃ وعشر کمیٹی کے عہدوں سے برطرف کیا جائے اور بلوچستان کے دوسرے علاقوں میں ایسے واقعات کی نشاندہی کی جائے۔

صادق آباد سے گل محمد ظفر لکھتے ہیں:

کل ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۴ء کو غلہ منڈی رحیم یار خان میں مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع رحیم یار خان کے زیر اہتمام ایک جلوس نکالا گیا۔ جلوس کی قیادت مجلس عمل تحفظ ختم نبوت رحیم یار خان کے امیر حضرت مولانا غلام ربانی صاحب و شیخ القرآن حضرت مولانا عبدالغنی صاحب نے کی جلوس میں شامل شرکاء نے ساہیوال میں قادیانیوں کی سفاکانہ بہیمانہ قتل و غارت گری کے خلاف سخت احتجاج کیا حضرت مولانا غلام ربانی نے مسئلہ ختم نبوت پر فاضلانہ خطاب کیا اور ملک میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی ریشہ دوانیوں پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ حکومت ایک طرف تو آرڈی ننس اور وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے سنا رہی ہے۔ دوسری طرف حالت یہ ہے کہ قادیانی غنڈوں کو کھلی چھٹی دے رکھی ہے جن کی غنڈہ گردی کی وجہ سے ساہیوال میں دو افراد شہید کر دیے گئے۔ مولانا اسلم قریشی کا ابھی تک سراغ نہیں ملا اور نہ ہی ان کے قاتلوں کو گرفتار کیا گیا ہے جس کی وجہ سے تشدد و بربریت کے واقعات روزمرہ کا معمول بن چکے ہیں

انہوں نے مطالبہ کیا کہ سانحہ کے ذمہ دار قادیانیوں کو فوری طور پر پھانسی پر لٹکایا جائے۔ آرڈی ننس پر مکمل عملدرآمد کرایا جائے مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں مولانا محمد ضیاء القاسمی مولانا منظور احمد چنیوٹی و دیگر افراد کو فوری طور پر غیر مشروط طور پر رہا کیا جائے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت صادق آباد کے رہنماؤں مولانا عبدالغفور مولانا عبدالغنی اور گل محمد ظفر نظام العلماء کے صدر مولانا مشتاق احمد ناظم عمومی میاں مظہر نثار جمعیت اشاعت التوحید کے صدر حافظ عبدالصمد سواد اعظم اہل سنت کے مولانا محمد نواز پرنسپل مدرسہ البنات مولانا

عبدالرشید انجمن آڑھتیاں کے سابق سیکرٹری رانا انوارالحق باری اور مشہور سماجی کارکن ریاض ہاشمی نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں قادیانیوں کی تنظیم مجلس انصار اللہ کے سالانہ اجتماع پر حکومت کی طرف سے لگائی گئی پابندی کا خیر مقدم کیا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ قادیانی جماعت کے سالانہ اجتماع پر جسے قادیانی دسمبر ۱۹۸۴ء میں منعقد کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں اس پر بھی پابندی لگا دی جائے۔ قادیانی افسروں کو کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے۔ قادیانیوں کی عبادت گاہوں سے قرآن کریم کی آیات اور کلمہ طیبہ مٹایا جائے۔ قادیانی جریدہ روزنامہ الفضل کا ڈیکلریشن منسوخ کیا جائے کیونکہ یہ آئے دن صدارتی آرڈیننس کی خلاف ورزی کرتا رہتا ہے۔ ربوہ میں قادیانی عبادت گاہ سے کلمہ مٹانے والے مسلمانوں کو رہا کیا جائے۔ قادیانیوں کے خلاف درج مقدمات کا جلد فیصلہ کیا جائے۔ ضیاء الاسلام اور حیات الاسلام کے ناموں سے چلنے والے پریس سربمہر کیے جائیں۔ قادیانیوں کو غیر ممالک سے ملنے والی امداد کی تحقیقات کرائی جائے قادیانیوں نے بھارت سے امداد کی جو درخواست کی ہے اس پر گہری نظر رکھی جائے۔ کیونکہ یہ اس امداد کے ذریعے ملک میں تخریب کاری کریں گے۔ مولانا اسلم قریشی کے قاتلوں کو گرفتار کیا جائے۔ آخر میں کراچی میں علماء کرام کی گرفتاری پر گہری تشویش کا اظہار کیا گیا اور ان کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا۔

گوجرانوالہ

مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولانا زاہد الراشدی نے مولانا محمد اسلم قریشی کی بازیابی کے سلسلہ میں تفتیشی ٹیم کے سربراہ ڈی۔ آئی۔جی پولیس میجر مشتاق احمد کے حالیہ بیان پر نکتہ چینی کی ہے اور ایک بیان میں کہا ہے کہ میجر مشتاق احمد کا یہ کہنا ایک سنگین مذاق سے کم نہیں کہ ابھی تک اس بات کا تعین نہیں کیا جاسکا کہ محمد اسلم قریشی خود روپوش ہوئے ہیں یا انہیں اغوا کیا گیا ہے اور یہ کہہ کر انہوں نے اپنی نااہلی کا اعتراف کرنے کے ساتھ ساتھ تحریک ختم نبوت کے کارکنوں اور مولانا محمد اسلم قریشی کے عقیدت مندوں کے جذبات کی توہین کی ہے۔

انہوں نے کہا کہ موجودہ تفتیشی ٹیم کے بارے میں ہم یہ بات کافی عرصہ قبل کہہ چکے ہیں کہ یہ ٹیم کیس میں مؤثر پیش رفت کی بجائے اس کیس کو خراب کرنے کی کوشش میں لگی ہوئی ہے۔ اس لیے اس ٹیم کو فوری طور پر الگ کرکے مولانا اسلم قریشی کیس ملٹری انٹیلی جنس کے حوالہ کیا جائے۔ انہوں نے تحریک ختم نبوت کے راہنماؤں مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا منظور احمد چنیوٹی اور مولانا اللہ یار ارشد کی رہائی اور قاری بشیر احمد شہیدؒ اور اظہر رفیق شہیدؒ کے قاتلوں پر فوجی عدالت میں مقدمہ چلانے کا مطالبہ کیا اور حکومت پر زور دیا ہے کہ وہ تحریک ختم نبوت کے ساتھ مزاحمت کی پالیسی اختیار کرنے کی بجائے مرکزی مجلس عمل کے جائز اور منطقی مطالبات منظور کرنے کی طرف فوری توجہ دے۔

باقی صفحہ ۲۰ پر

بقیہ :۔ خصائل نبوی ؐ

بات لکھی ہے وہ کہتے ہیں کہ حدیث میں آتا ہے کہ جب آدمی سوتا ہے تو شیطان اس کے بالوں میں تین گرہیں جادوگر کی طرح سے لگاتا ہے جن میں یہ افسوں ہوتا ہے کہ ابھی تو رات بہت ہے اور سوتا رہو۔ جب آدمی اٹھ کر اللہ کا پاک نام لیتا ہے یعنی کوئی دعا وغیرہ پڑھتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور جب وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور جب نماز پڑھتا ہے تو تیسری کھل جاتی ہے۔ چونکہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تیسری گرہ نماز پڑھنے سے پر کھلتی ہے اس لیے دو رکعتیں مختصر طور پر پڑھنے کا حکم ہے تاکہ وہ تیسری گرہ بھی کھل جائے اور پھر ساری نماز شیطان کے اثر سے محفوظ ہونے کے بعد پڑھی جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شیطان کے تسلط سے گو محفوظ تھے مگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول امت کی تعلیم کے لحاظ سے ایسے امور کی رعایت فرمانے کا تھا جن کی امت کو احتیاج ہو اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی بسا اوقات ان مختصر رکعتوں کو پڑھتے تھے جیسا کہ بعض روایات میں وارد ہے۔

WEEKLY Khatme-Nubbuwat KARACHI
Registered S. No. 3220

مجھ کو سرکارِ دو عالمؐ کی زیارت ہو نصیب

لطفِ سرکارؐ اگر مجھ پہ ذرا ہو جائے
دل مرا آئینہ صدق و صفا ہو جائے

گر کریں شاہِ زمن ایک عنایت کی نظر
جاں پریشانیٔ فردا سے رہا ہو جائے

جب لگے آنکھ تو ہو دل میں مدینے کا خیال
بابِ رحمت دلِ بیتاب پہ وا ہو جائے

مجھ کو سرکارِ دو عالمؐ کی زیارت ہو نصیب
جس گھڑی رُوح مری تن سے جدا ہو جائے

جس کے ہر گوشے میں ہو عشقِ نبیؐ کی تنویر
غیر ممکن ہے کہ وہ جسم فنا ہو جائے

وہی بستی ہے مرے قلب و نظر کا مرکز
جس کا ہر ذرہ مرے دکھ کی دوا ہو جائے

حافظؔ اس در کی غلامی ہو مقدر میرا
کاش دربار میں مقبول دُعا ہو جائے

حافظ لدھیانوی